www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:03 ☆ تاریخ:15 جنوری 2018 تا 21 جنوری 2018ء بمطابق 27 ربیع الثانی تا 03 جمادی الاول 1439ھ ☆ صفحات:8

ایران کیخلاف امریکی سازشوں کی تاریخ

تحریر: عرفان علی

تاریخ، بین الاقوامی تعلقات اور ملکی و عالمی سیاست کے ادنیٰ طالب علم اور ایک صحافی کی حیثیت سے یہ چیز حالات وواقعات کو سمجھنے کے لئے شروع سے قائل رہا ہے کہ سب سے پہلی چیز درست اور مستند معلومات کے ذریعے ہی حالات و واقعات کے بارے میں کوئی درست رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ تنہا درست معلومات (خبریں) بھی کافی نہیں بلکہ حالات کو اس کے درست تناظر میں دیکھنے کی صلاحیت بھی لازم ہے۔ جیسا کہ معلوم ہے کہ پچھلے چند روز سے ایران عالمی ذرائع ابلاغ کی سنسنی خیز خبروں کی وجہ سے دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ایران میں مہنگائی، بے روزگاری اور مالی بدعنوانیوں کے خلاف پرامن مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوا تو درمیان میں غیر ملکی نیابتی جنگ لڑنے والے اس احتجاج کو ہائی جیک کرنے میدان میں آدھمکے۔ ان کی دھماچوکڑی، فائرنگ اور تشدد سے اصل احتجاج ختم ہوکر رہ گیا، اس کی کوریج کسی کو یاد نہ رہی بلکہ سبھی کو یہ باور کروانے کی کوشش کی جانے لگی کہ ایران کا اسلامی انقلاب اب گیا اور تب گیا۔ لیکن ان امور پر گہری نظر رکھنے والے ایرانیوں کو معلوم تھا کہ پرتشدد واقعات کے پس پردہ کون سے عوامل کار فرما ہیں۔ ایران کی قومی سلامتی کاؤنسل کے سربراہ اور سابق وزیر دفاع علی شمخانی نے عرب چینل المیادین سے گفتگو میں کہا کہ امریکہ، برطانیہ اور سعودی عرب ایران میں فسادات کی پشت پناہی کررہے ہیں۔(1) جبکہ ایک اور خبر کے مطابق انہوں نے اس قضیے میں ان تین ممالک کے علاوہ جعلی ریاست اسرائیل کے ملوث ہونے کی بھی بات کی۔(2)۔ تنہا ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ جسے ان ذرائع ابلاغ پر یقین ہے کہ جو یہ سنسنی خیز خبریں جاری کررہے ہیں اور وہ شمخانی صاحب سمیت کسی بھی ایرانی حکومتی یا ریاستی عہدیداران کے موقف کو اہمیت نہیں دے رہا۔ اس طبقے اور ایران مخالف میڈیا کے زاویہ نظر کے پیش نظر چند حقائق پیش خدمت ہیں۔

سابق امریکی وزرائے خارجہ کونڈولیزا رائس اور ہلیری کلنٹن کی شائع شدہ یادداشتیں(3)(4)، امریکی سی آئی اے کے سابق سربراہ اور سابق امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس کی شائع شدہ یادداشتیں(5)، ایرانی امور پر ماہر سمجھے جانے والے امریکی مصنف جیمز بل کی کتاب دی ایگل اینڈ دی لائن: دی ٹریجڈی آف امریکن ایرانین ریلیشنز، امریکی وزارت خارجہ کی پالیسی پلاننگ کاؤنسل کے سابق رکن ولیم پولک کی کتاب انڈر اسٹینڈنگ ایران، امریکہ کے نامور سابق وزیر خارجہ کی تصنیف ورلڈ آرڈر، اور امریکی سی آئی اے اور نیشنل سیکیورٹی کاؤنسل کے سابق اہم رکن کینیتھ پولاک کی تصنیف دی پرشین پزل: دی کنفلکٹ بٹوین ایران اینڈ امریکہ، متعدد ڈی کلاسیفائیڈ امریکی دستاویز، تہران میں امریکی سفارتخانے سے برآمد امریکی دستاویزات اور ان گنت امریکی تھنک ٹینکس کی ریسرچ رپورٹس اور امریکی و یورپی ذرائع ابلاغ کی خبروں اور تجزیوں سمیت درجنوں ماہرین کی کتابوں میں درج معلومات کی بنیاد پر یہ حقیر جو کچھ جانتا ہے، اس کو اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہے: درحقیقت دوسری جنگ عظیم کے وقت سے امریکہ، برطانیہ اور سعودی عرب ایک ہی بلاک کا حصہ ہیں اور جعلی ریاست اسرائیل بھی اپنے قیام کے وقت سے اس اتحاد کا حصہ ہے۔ 1979ء میں انقلاب اسلامی کے آنے سے پہلے تک امریکہ اور برطانیہ ایران کے داخلی معاملات میں دخیل تھے۔ 1971ء سے پہلے تک برطانیہ کا خلیج فارس کے عرب علاقوں پر کنٹرول تھا البتہ سال 1971ء میں اس نے چھوٹی ریاستوں وملکوں کے قیام کا اعلان کیا۔ امریکہ میں رچرڈ نکسن کی حکومت پریشان ہوئی کہ خلیج فارس میں اب مغربی مفادات کا تحفظ کون کرے گا تو اس نے جڑواں ستون PillarsTwin کے عنوان سے رضا شاہ پہلوی کے ایران اور سعودی بادشاہت کو اس خطے میں اپنے مفادات کی چوکیداری کا ستون قرار دیا۔

انقلاب اسلامی ایران نے اس ستون کے ایک جڑواں چوکیدار کو ختم کردیا تو دوسرے چوکیدار یعنی سعودی عرب نے امریکہ مخالف ایران کو اپنا دشمن قرار دے دیا۔ ایران کے اسلامی انقلابی نظریات نے اس خطے میں جعلی ریاست اسرائیل کے وجود کو ہی چیلنج کردیا اور یوں پورے مشرق وسطیٰ میں امریکی اتحادیوں کو اپنا اقتدار خطرے میں نظر آنے لگا۔ یہ انقلاب ایسا تھا کہ امریکہ کے مایہ ناز ادارے سی آئی اے کو بھی آخر تک ایران میں انقلاب آتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا بلکہ رضا شاہ پہلوی ہی ان کی رپورٹس میں بغیر کسی خطرے کے اقتدار میں رہتے دکھائی دے رہے تھے۔ خیر، انقلاب آگیا تو امریکہ نے جنرل ہویزر کو بھیجا کہ ایران کے شاہ پرست فوجی افسران کو جمع کرکے انقلاب کے خلاف فوجی بغاوت کروادے۔ اس میں بھی امریکہ ناکام ہوگیا۔ اکتوبر 1979ء میں الجزائر کی آزادی کی سلور جوبلی تقریبات میں ایرانی اور امریکی حکومت کے نمائندگان بھی جمع ہوئے تو وہاں ایرانی انقلابی حکام سے برژنسکی اور رابرٹ گیٹس کی ملاقات ہوئی، مذاکرات ہوئے، برژنسکی نے یقین دلایا کہ امریکہ انقلابی حکومت کو تسلیم کرلے گا، لیکن ایران حکام کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ امریکہ میں زیر علاج سابق شاہ ایران رضا پہلوی کو ایران کی انقلابی حکومت کے حوالے کیا جائے۔ وہ امریکہ سے تعلقات نہیں بلکہ رضا پہلوی کی حوالگی چاہتے تھے۔ اس کے بعد نومبر 1979ء میں تہران میں امریکی سفارتخانے پر انقلابیوں نے احتجاج کیا، انہوں نے وہاں سے وہ دستاویزات برآمد کیں، جو یہ ثابت کرتی تھیں کہ تہران میں قائم امریکی سفارتخانہ پورے خطے میں امریکی سامراجی عزائم واہداف کی تکمیل کے لئے کام کررہا تھا اور ایران کے اندرونی معاملات میں بھی مداخلت کررہا تھا۔ انقلابیوں نے دستاویزی ثبوت پیش کردیئے کہ یہ سفارتخانہ نہیں بلکہ امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے والا ایک اڈہ تھا۔ پوری دنیا میں امریکی حکومت کی سبکی ہوئی۔ تب سے امریکی حکمران اداروں اور شخصیات نے یہ ٹھان لی کہ ایران کے انقلاب کو ختم کرکے یہاں دوبارہ شاہ ایران جیسا اپنا پٹھو برسراقتدار لانا ہے۔

کہنے کو 20 جنوری 1981ء کو ایران اور امریکہ کے مابین الجزائر میں معاہدہ ہوا، جس میں امریکی حکومت نے ایرانی حکومت کو یقین دلایا کہ امریکہ ایران کے داخلی معاملات میں براہ راست یا بالواسطہ، سیاسی یا فوجی کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔ یہ امریکی یرغمالیوں کی رہائی کے لئے امریکہ کا معاہدہ تھا، لیکن درحقیقت امریکہ کا اپنے اس عہد کو نبھانے کا شروع سے کوئی ارادہ نہیں تھا اور شروع سے ریگن حکومت ایران کے نظام حکومت کو تبدیل کرنے کے ہدف پر گامزن تھے۔(6) ایک سال بھی نہیں گذرا تھا، سی آئی اے نے ایرانی حکومت کے دشمن گروہوں کو فنڈنگ شروع کردی تھی۔ دیگر کے علاوہ، پیرس میں مقیم سابق ایرانی وزیراعظم علی امینی کے گروہ اور ترکی میں مقیم دو مسلح گروہوں جن میں سے ایک شاہ ایران کے دور کے سابق فوجی سربراہ کا گروہ تھا، اس کو بھی فنڈنگ کی گئی۔(7) عراق کو ایران پر جنگ کے لئے اکسانے والا امریکہ اور اس کے عرب اتحادی بالخصوص سعودی عرب تھے۔ عرب ممالک کے بحری آئل ٹینکر پر امریکی جھنڈے چڑھا کر خلیج فارس میں پٹرولنگ کی جاتی تھی، تاکہ امریکی عوام کو بے وقوف بنایا جاسکے(8) کہ ایران امریکی ٹینکروں پر حملے کررہا ہے اور امریکہ کی اس خطے میں موجودگی اس لئے ضروری ہے کہ اس کے مفادات کو خطرہ ہے۔ ایران عراق جنگ ختم ہوگئی لیکن ایران کا انقلابی سیاسی نظام حکومت ختم نہ ہوسکا اور امریکہ نے ہر ممکن طریقے سے بین الاقوامی اداروں اور خاص طور پر اقتصادیات، سائنس وٹیکنالوجی اور دفاعی شعبوں میں ایران کے راستے بلاک کردیئے۔

امریکہ کو یہ آسرا تھا کہ ہاشمی رفسنجانی صاحب اور محمد خاتمی جیسے ایرانی سیاستدان امریکہ سے ایران کی دوستی کروادیں گے۔ یہ الگ بات کہ امریکہ کی یہ خواہش تو پوری نہ ہوسکی بلکہ اس کے برعکس محمود احمدی نژاد ایران کے صدر بن گئے اور وہ مسلسل آٹھ سال عہدہ صدارت پر فائز رہے۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ ایران کا صدر آئے دن جعلی ریاست اسرائیل کی نابودی کی بات کیا کرتا تھا اور امریکی صدر بش جونیئر کو تلقین کیا کرتا تھا کہ وہ ناجائز پالیسیوں کو ترک کردے۔ خاتمی عہد صدارت میں ایران کے پرامن نیوکلیئر پروگرام کو یورپی یونین کے بڑے ممالک سے مذاکرات کے تحت یکطرفہ طور پر روک دیا گیا تھا، لیکن احمدی نژاد نے یورینیم کی 20ویں گریڈ پر افزودگی کا عمل بھی کامیابی سے طے کرلیا تھا۔ ایران پر بدترین اقتصادی پابندیاں لگادی گئیں اور پوری دنیا کی طاقتیں ایران کے خلاف یکجا ہوگئیں تھیں، لیکن احمدی نژاد کی حکومت ڈٹی رہی۔ ایران کے اقتصادی حالات کی خرابی میں امریکہ اور عرب ممالک کا ہاتھ اس لئے تھا کہ ایران عراق جنگ کے پیچھے وہی تھے۔ پھر اس کے بعد اقتصادی پابندیاں۔ ایران کے انقلابی سیاسی نظام حکومت نے مشکل ترین حالات میں بھی اپنی غیرت ملی واسلامی پر آنچ نہیں آنے دی۔ مسلط کردہ جنگ لڑی، اقتصادی پابندیوں کا سامنا کیا۔ ایران میں نظام حکومت کی تبدیلی کی خواہش صیہونی لابی کو بھی تھی اور امریکہ اسرائیل پبلک افیئرز کمیٹی جو امریکہ میں اسرائیل کا دفاع اور مدد کرنے والا سب سے بڑا صیہونی ٹولہ ہے، اس نے اور امریکہ کے اسرائیل میں مقرر سابق سفیر اور صیہونی یہودی مارٹن انڈائیک جس نے اسرائیل کے دفاع کے لئے صیہونی تھنک ٹینک واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ فار نیئر ایسٹ قائم کیا، یہ بھی کلنٹن دور حکومت میں ایران میں نظام حکومت کی تبدیلی کے لئے امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کے ہمراہ دیگر کو اکساتے تھے۔(7)۔

بش جونیئر کے دور حکومت میں امریکی ایوان نمائندگان نے ایرانی نظام حکومت کے مخالف ایرانی گروہوں کے لئے دو کروڑ ڈالر کی منظوری دی تھی۔ 2006ء میں بش حکومت نے ساڑھے سات کروڑ ڈالر کا اضافی بجٹ رکھا، جس میں سے تین کروڑ اسّی لاکھ ڈالر وائس آف امریکہ اور ریڈیو فردا پر خرچ کئے گئے۔ بقیہ رقم ایران کے اندر اور دیگر ممالک میں مقیم ایرانی گروہوں کو حقوق انسانی کے نام پر دیئے گئے۔ لیکن کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ ساڑھے سات کروڑ سے کہیں زائد رقم ایرانی نظام حکومت تبدیل کرنے کے مشن پر خرچ کی گئی۔ ان دنوں اے بی سی نیوز چینل نے دو خبریں دیں کہ سی آئی اے نے سیستان بلوچستان کے بلوچوں پر مشتمل جنداللہ نامی گروہ کو ہائر کرلیا اور یہ بھی کہ صدر بش نے ایرانی نظام حکومت کے خلاف سی آئی اے کو خفیہ آپریشن پروگرام کی منظوری دے دی۔ بش نے پراگ میں شاہ ایران کے بیٹے اور ایک اور ایرانی امیر عباس فخرآور سے ملاقات بھی کی۔(9) بارک اوبامہ کے آٹھ سالہ دور صدارت میں ایران کے داخلی معاملات کے حوالے سے سب سے بڑا واقعہ 2009ء کا احتجاج تھا۔ اس میں ہلیری کلنٹن کے اپنے الفاظ میں امریکی وزارت خارجہ میں ان کی ٹیم ایران کے اندر موجود سرگرم کارکنوں سے مستقل رابطے میں تھی اور انہوں نے ایمرجنسی مداخلت کرکے ٹوئٹر کمپنی کو مینٹیننس کی وجہ سے اپنی سروس کی معطلی سے روک دیا تھا کیونکہ اگر ٹوئٹر کی سروس معطل ہوجاتی تو ایرانی مظاہرین ایک رابطے کے ایک کلیدی ذریعے سے محروم ہوجاتے۔ کیا اس سے زیادہ کھل کر بھی کوئی اعتراف ہوسکتا ہے کہ 2009ء کے مظاہروں میں بھی امریکی حکومت براہ راست ملوث تھی۔ ہلیری کلنٹن کے الفاظ میں انہوں نے دسیوں لاکھ ڈالرز خرچ کئے اور پانچ ہزار سے زائد سرگرم کارکنان کو ٹریننگ دی۔ یہ اعترافات انہوں نے اپنی یادداشتوں پر مشتمل کتاب ہارڈ چوائسز کے اٹھارہویں باب ایران میں بیان کی ہیں جبکہ شام سے متعلق انیسویں باب میں ایک اور اعتراف کیا ہے کہ

Ialso pledgedincreasedsupportforcivilian oppositiongroups,includingsatellite-linked computers,telephones,cameras,andtrainingfor more than a thousandactivists, students,and independentjournalists

امریکی حکومت انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد سے ایران سے مخاصمت رکھتی ہے۔ سعودی عرب کے سابق انٹیلی جنس چیف اور امریکہ میں متعین سعودی سفیر ترکی الفیصل منافقین خلق کے اجتماع میں شریک ہوکر ان کی حمایت کا اعلان کرچکے ہیں۔ سابق سعودی جرنیل انور عشقی نے امریکہ کے ایک تھنک ٹینک کاؤنسل آن فارن ریلیشنز میں سعودی عرب کے سات نکاتی ایجنڈا میں ایرانی نظام حکومت کی تبدیلی کا نکتہ بھی بیان کیا تھا اور اب سعودی حکمران شخصیات کھلے عام ایران کے خلاف بیان بازی کررہے ہیں۔ ایران میں ہنگامے کرنے والوں کی حمایت ٹرمپ ہی نہیں بلکہ صیہونی وزیراعظم نیتن یاہو بھی کررہے ہیں۔ برطانیہ کی حکمران شخصیات کی اس خطے میں ایران دشمنی بھی ڈھکی چھپی نہیں بلکہ ایرانی نظام حکومت کے ایک مخالف مذہبی گروہ کو برطانوی ایم آئی سکس کی پشت پناہی حاصل ہے۔ (سعودی ایجنڈا پر ہم ماضی میں لکھ چکے ہیں)۔ اس ضمن میں بہت سا مواد میرے پاس موجود ہے۔ لیکن تحریر پہلے ہی طویل ہوچکی ہے۔ قارئین کی دلچسپی رہی تو ایران میں غیر ملکی مداخلت کی مزید تفصیلات آئندہ بیان کی جاسکتی ہیں، ورنہ اتنے پر ہی اکتفا کریں۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ ٹرمپ پہلے امریکی صدر نہیں جو ایران کے داخلی امور میں مداخلت کررہے ہیں بلکہ شروع سے امریکی پالیسی یہی رہی ہے اور نہ ماضی میں کبھی ایران کے انقلابی سامراج دشمن اسلامی نظام حکومت کے خلاف سازشوں میں امریکہ اور اس کے اتحادی کامیاب ہوسکے اور اس مرتبہ بھی امریکی سعودی صیہونی اتحاد نے اپنے ریکارڈ میں ایک اور شکست کا ہی اضافہ کیا ہے۔

1.-Recent riots result of foreign proxy war against Iran: Shamkhani January 2, 2018 12:13AM Press TV
2.- 3 January 2018
http://islamtimes.org/ur/doc/news/694315/
3.No Higher Honour by Condi Rice 4. Hard Choices by Hillary Clinton 5.
Duty , Memoirs of a Secretary at War by Robert Gates
6.Role Theory and Role Conflict in U.S.-Iran Relations: Enemies of Our Own Making
By Akan Malici, Stephen G. Walker
7. Understanding Iran by William Polk
8. The Prince by William Simpson
9. POLICY WATCH 1258 US Support for the Iranian Opposition...Washington Institute for Near East

میں بھی زینب ہوں!

تحریر : سیدہ سائرہ بانو

میں ایک عورت ہوں۔ اللہ نے مجھے اشرف المخلوقات کا درجہ عطا کیا ہے۔ ایک ماں بیٹی بہن اور بیوی کی حیثیت سے میرے دین نے مجھے قابل احترام قرار دیا ہے۔ مجھے دین اور ریاست کی طرف سے حقوق دیے گئے ہیں۔ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آزاد شہری ہوں۔ ریاست اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ میرے حقوق کی حفاظت کرے۔ میں گھر سے باہر اس احساس کے ساتھ نکلتی ہوں کہ میرے شہر کی گلیاں اور سڑکیں محفوظ ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے میری حفاظت کے لئے کمربستہ اور ہوشیار ہیں۔ اور اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ یا سانحہ پیش آیا تو ریاست مجھے تحفظ اور انصاف فراہم کرے گی۔ لیکن افسوس کہ آج ایک حساس ترین موضوع پر لکھتے ہوئے مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ شاید اس ملک میں مجھ سے زیادہ غیر محفوظ اور کوئی شہری نہیں۔

مجھے لگتا ہے جیسے میں بھی زینب ہوں۔ میرے شہر کی گلیوں میں درندے دندناتے پھر رہے ہیں اور ان کا جرم ریاست کے لئے قابل گرفت نہیں رہا۔ قانون نے اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالی ہیں اور اس کے لئے مجرم کا مکروہ چہرہ قابل شناخت نہیں۔ یہ سچ ہے کہ جس معاشرے میں بے گناہ کی بجائے مجرم کو تحفظ فراہم کیا جائے وہاں جرائم کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔ مجرموں کو شہ ملتی ہے اور وہ سرعام جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہمارے پاکستان کے صوبہ پنجاب میں چند شدید نوعیت کے جرائم کا تناسب دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ان میں بچوں پر جنسی تشدد کا جرم سرفہرست ہے۔ قصور شہر کی سات سالہ زینب اور اس جیسی سینکڑوں بیٹیاں جنسی درندگی کا شکار ہونے کے بعد ابدی نیند سو چکی ہیں۔

چند ہفتے قبل پنجاب کے شہر اوکاڑہ کی ایک معصوم بچی کو جنسی تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا تھا۔ قصور شہر میں یہ جرم سالہا سال سے ہو رہا ہے۔ سن 2009 کے بعد سے اس کے تناسب میں اضافہ ہوا اور اب تک تین سو کے قریب جنسی تشدد کے کیس رپورٹ ہو چکے ہیں۔ اب میں یہ سوال نہیں کروں گی کہ ان کیسز میں ملوث مجرمین کو قرار واقعی سزا کیوں نہیں ملی۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ پنجاب کی پولیس سیاسی ہے۔ اس محکمہ میں نیچے سے لے کر اوپر تک کی ہر پوسٹ پر سیاستدان خریدے ہوئے افراد کو متعین کرتے ہیں۔ کس جرم کی ایف آئی آر کٹے گی اور کس کی نہیں۔ یہ سب ان کی مرضی سے ہوتا ہے۔ پنجاب کے محکمہ پولیس کی کارکردگی پر مزید کچھ لکھنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ بس ایک جملہ کہوں گی کہ وردی کا رنگ بدل دینے سے کرتوتوں کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا۔

غیر انسانی جرائم اور فرائض میں کوتاہی کی مذمت اپنی جگہ لیکن ہم میں سے بے حسی کی مذمت کوئی نہیں کرتا۔ ہم اپنے اردگرد کے مسائل سے دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے کیونکہ ہر کوئی یہی سوچتا ہے کہ یہ میرا مسئلہ نہیں۔ "میرا کام صرف شور مچانا ہے اور مسائل کا حل نکالنا صرف ریاست کا فرض ہے" والی سوچ نے ہمیں غیر ذمہ دار اور بے حس بنا دیا ہے۔ اخلاقی و معاشرتی مسائل کا حل تلاش کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ وہ شہر کہ جس کی گلیوں میں جنسی درندگی کا کھیل ایک عرصے سے جاری ہو وہاں سرعام ایک شخص کا کسی معصوم بچی کو نامعلوم مقام کی طرف لے کر جانا یقیناً باعث تشویش ہے۔ مگر افسوس کہ اردگرد کے لوگوں میں سے کسی نے بھی اس پہلو پر توجہ نہیں دی۔ شاید سب مطمئن تھے کہ وہ معصوم بچی ان کے اپنے گھر کی زینب نہیں تھی۔ ان کی زینب محفوظ تھی لہٰذا انہیں اس زینب سے کوئی سروکار نہ تھا۔

میں بحیثیت بیٹی اور بہن کے یہ یقین رکھتی ہوں کہ میرے والد اور بھائی میری بہت عزت کرتے ہیں اور وہ میرے اور اپنے رشتے کی حدود و قیود سے بخوبی آگاہ ہیں۔ لیکن میرے لئے یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ میرے گھر کے مرد دوسرے گھروں کی خواتین کا بھی اتنا ہی احترام کریں جتنا وہ اپنے گھر کی عورتوں کا کرتے ہیں۔ یہ ایک تربیتی نکتہ ہے جس پر ہم سب کو بہت زیادہ کام کرنا ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بیٹوں کو اس بات کی تربیت دیں کہ وہ خواتین کا احترام کریں اور اپنی بیٹیوں کو سکھائیں کہ وہ مردوں سے محتاط رہیں۔ انسان کی پہلی تربیت گاہ اس کا گھر ہوتی ہے۔ والدین کو اپنے رشتے کے حوالے سے بچوں کے سامنے محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

دیہاتی علاقوں میں تعلیم اور شعور کی کمی کی وجہ سے اس تربیتی پہلو کو نظرانداز کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ بچوں کے ذہنی و نفسیاتی امراض کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ اس قسم کا پس منظر رکھنے والے بچے بھی بڑے ہو کر جنسی تشدد کرتے ہیں۔ ان جرائم کی روک تھام کے لئے ہمیں اپنا اخلاقی فریضہ ادا کرنا ہوگا۔ مناسب طریقہ کار کے ذریعہ بچوں کی جنسی تشدد کے حوالے سے تربیت کی جانی چاہیے۔ بچوں کو اس بات کا ضرور شعور دیں کہ وہ کسی اجنبی کی باتوں میں نہ آئیں۔ بچوں کے والدین یا سرپرستوں کو بھی ان کی نگرانی سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ مجموعی طور پر ریاست شہریوں کے تحفظ کی ذمہ دار ہوتی ہے لیکن امن و سکون کے قیام میں شہریوں کا کردار بھی بہت اہم ہوتا ہے۔ اپنے حق کے لئے آواز ضرور اٹھائیے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کیجئے۔ میں بھی زینب ہوں۔ آپ کی بیٹی اور بہن ہوں۔ میری حفاظت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ میرے حق میں آواز اٹھانے کے ساتھ ساتھ میری حفاظت بھی کیجئے۔

قصور کی بے قصور زینب

جسم پر خوف و ہراس، ذہن پر خاموشی، روح پر دہشت طاری ہے۔ کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں۔ کیا تحریر کروں، کیسے قلم اٹھاؤں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے اعزاز اور لقب سے نوازا۔ اسلئے کہ انسان کو عقل فہم اور شعور عطا کیا۔ انسان کے اندر دو صفتیں جمع ہے ایک شیطانی یا درندگی ایک فرشتہ صفت۔ اب انسان پر یہ دارومدار ہے کہ وہ شیطان صفت بنیں یا فرشتہ صفت۔ انسان تب انسان کہنے کے لائق ہے جب انسان، انسانی اقدار اور دیگر عالی صفات کا حامل ہو لیکن افسوس صد افسوس کہ آج کا تہذیب یافتہ اور معزز (Civilized) انسان، انسان کہنے کے لائق نہیں رہا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا حاکم بنایا ہے جس کیوجہ سے آج ہر روز انسانیت پارہ پارہ ہوتی ہے جس کی گواہ بابا بلے شاہ کی دھرتی ہے۔

پنجاب کے ضلع قصور میں سات سالہ زینب کے ساتھ جو ہوا وہ بہت افسوسناک اور شرمندگی کا مقام ہے جس نے ہم سب کے ضمیر کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایسا نہیں کہ یہ پہلا واقعہ ہے، پولیس کے مطابق اب تک تقریباً ایسے 12 واقعات پیش آئے۔

5 جنوری 2017 کو پانچ سالہ عائشہ نامی بچی اغوا ہوئی اور 9 جنوری کو اس کی لاش گھر کے پاس کچرے کے ڈھیر میں ملی، اسی طرح ایمن، لائبہ اور دوسری معصوموں سے چل کر یہ سلسلہ زینب تک پہنچا۔ عائشہ کے باپ کا کہنا ہے کہ پولیس بھی DNA کبھی دس دن کبھی، پانچ دن کہہ کر بہانہ بناتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ DNA رپوٹ کے مطابق ان سارے واقعات میں ملوث ایک ہی شخص ہے۔ دوسری بات کہ یہ درندہ صفت انسان ہر کسی بچی کے ساتھ ایک ہی قسم کا سلوک کرتا ہے۔ پہلے اغوا (Kidnap) پھر عصمت دری (Rape) پھر قتل (Murder)

اور آخر پر بچی کی لاش کو محلے کے پاس کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیتا ہے۔ کاش کہ زینب کے چچا کی اطلاع پر پولیس اور ایجنسیاں حرکت میں آتی اور محلے کو سیل (Seal) کر دیتے شاید اس طرح سے مجرم بھی پکڑا جاتا اور زینب بھی بچ جاتی اس سے بڑھ کر کیا افسوس کا مقام ہے کہ پولیس کا احتجاجیوں پر فائرنگ کرنا جس کی وجہ سے دو افراد فوت ہو گئے۔ اس واقعہ سے لوگوں کا غصہ پولیس کیلئے نفرت میں تبدیل ہو گیا۔ انتہا یہی نہیں زینب کے چچا نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ پولیس نے بچی کی لاش کچرے سے اٹھانے کے بعد پندرہ ہزار مانگے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی غیر جانبدرانہ خاموشی قابل اپنی آپ ایک داستان بیان کرتی ہے۔

خلیفہ چہارم امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے دور حکومت میں ایک یہودی عورت کی پائل اترانے پر خلیفہ اتنا رنجیدہ ہوئے اور فرمایا اگر اس واقعہ پر شرم سے مر بھی جائے کم ہے لیکن صد حیف آج اسی امت کی بیٹیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے اور پھر حکومت کا رویہ۔

لیکن اے ظالموں!! یاد رکھوں کل روز محشر زینب خدا کی بارگاہ میں فریاد کرے گی کہ اے میرے

مالک مجھے کس جرم بے گناہ کی سزا دی گئی تب زینب طاقتور ہوگی تب انصاف ہوگا۔

خدارا سوچو! کہ انسان اتنا بڑا شکار کیوں کیوں بن گیا کیوں اتنا پست اور ذلیل ہو گیا

خداوند عالم سے دعا ہے کہ عائشہ سے شروع یہ واقعہ زینب پر ختم ہو اور کوئی زینب کوئی عائشہ کوئی ایمن، کوئی لائبہ اس حادثے کا شکار نہ ہو۔

میر زینت علی
ساکنہ صوفی پورہ پہلگام
انجینئرنگ طالب علم

درد گہرا بھی ہے، تہ دار بھی ہے، بے حد بھی!

ایسا لگتا ہے کہ اللہ کی لاٹھی کسی وقت بھی برسنے لگے گی۔ اس سے پہلے کہ ایسا ہو جائے، آیئے سب اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں، سب جانتے ہیں کہ میڈیا معاشرے کی اصلاح کے لئے اپنا کتنا حصہ ڈال رہا ہے اور معاشرے کے بگاڑ میں اس کی خدمات کس درجے کی ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ قانون کس کے حق میں کس بھا بکتا ہے اور کون فریاد کناں اور ماتم کناں قانون کے محافظوں کی جھڑکیاں، لاٹھیاں اور گولیاں سہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ عدالتوں میں فائلیں کن پہیوں کی مدد سے حرکت کرتی ہیں، سب جانتے ہیں کہ حکومتوں میں آنے والے کس زور اور قوت سے برسراقتدار آتے ہیں اور عوام کے نام پر لئے ہوئے اقتدار کو وہ کیسے استعمال کرتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ جن کے ذمے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ عائد ہوتا ہے، معروف و منکر کے حوالے سے ان کی شناخت اور ترجیح کیا ہے۔

تحریر: ثاقب اکبر

سانحہ قصور آنکھوں کو بے خواب کر دینے والا، دلوں کو رنج وغم سے بھر دینے والا، ضمیروں کو جھنجھوڑ دینے والا، والدین کو تشویش میں مبتلا کر دینے والا، بچوں کو خوف میں مبتلا کر دینے والا، گویا سارے معاشرے کو ہلا دینے والا ہے۔ جب سے یہ المناک واقعہ الم نشرح ہوا ہے، اس پر جس انداز سے پورا معاشرہ غم سراپا ہوا ہے، اپنے اور پرائے اس پر جس انداز سے ماتم کناں ہیں اور جیسے کوچے کوچے میں صف ماتم بچھی ہے، یوں لگتا ہے کہ ہر ایک نے محسوس کیا کہ زینب اس کی اپنی بیٹی ہے اور وحشی اس کی اپنی ہی بیٹی کے ساتھ درندگی کرنے والے ہیں۔ اس پہلو سے اگر دیکھا جائے تو یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ انسان کی فطرت ابھی زندہ ہے، ضمیروں میں ابھی حرارت باقی ہے اور دلوں میں ابھی سوز و گداز موجود ہے۔ اس سانحے کے بعد اس پر بھی بہت بات ہوئی ہے کہ اس کا ذمہ دار کون کون ہے اور کس کس کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنی ذمہ داری کا تعین کرنا چاہیے اور اپنی غفلت پر دو آنسو بہانے چاہئیں۔ کس کو چاہیے کہ وہ اپنی بے خبری اور نااہلی کا اعتراف کرے اور کس کو چاہیے کہ وہ مظلوم کی داد رسی کرے۔ کسی نے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا، کسی نے پولیس کو قصور وار گردانا، کسی نے عدلیہ کے دروازے پر بڑی زنجیر ہلانے کی بات کی اور کسی نے سپہ سالار کو آواز دی۔ سیاست دان بھی بولے، حکومت نے بھی آنسو بہائے۔ پولیس نے امن کے نام پر مزید دو انسانوں کا خون کر دیا۔ جنھوں نے سانحہ ماڈل ٹاؤن پر جے آئی ٹی بنائی تھی، انھوں نے اس سانحہ پر بھی جے آئی ٹی بنانے کا اعلان کر دیا۔ سپریم کورٹ نے سوموٹو لینے کا سندیسہ دیا۔ سپہ سالار کے ترجمان نے سپہ سالار کی طرف سے اظہار غم کیا اور تحقیقات میں اپنے تعاون کی پیش کش کی۔

مذہبی رہنماؤں نے بھی آہ و فریاد میں اپنا حصہ ڈالا۔ معاشرے کے یہ تمام طبقے اور ان کے علاوہ بھی لوگ اپنے اپنے مقام پر ان وجوہ کے ذمہ دار ہیں، جنھوں نے رفتہ رفتہ معاشرے میں اس درجے کا بگاڑ پیدا کر دیا ہے کہ جس کا علاج سطحی، ہنگامی، عارضی اور انفرادی اقدامات سے نہیں ہو سکتا۔ میڈیا نے بھی حالات کی تصویر کشی کی ہے۔ ڈھیر ساری بریکنگ نیوز چلائی ہیں۔ سیدھی گولیاں چلاتے ہوئے پولیس والوں کو بھی دکھایا ہے۔ سی سی ٹی وی کیمرے نے جو تصویریں محفوظ کی ہیں، انھیں نشر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر بیٹھے دردمندوں نے بھی نالہ و فغاں میں حصہ لیا ہے۔ اس کربلا کی شام غریباں کی مقتول زینب کے لئے سارے ہی ماتم گزار نظر آ رہے ہیں۔ ظلمت شب میں سب کو حقیقت دکھائی دے رہی ہیں۔ چراغ گل کر کے بھی ایک دوسرے کی آہ و زاری کو سب اپنی ہی آہ و زاری سمجھ رہے ہیں۔ سب کے سینوں میں انسانیت کی حرمت کا پاس موجزن دکھائی دیتا ہے۔ معاشرے کا یہ بگاڑ کتنا وسیع اور کتنا گہرا ہو چکا ہے، اس کے لئے 2017ء کے 25 ستمبر سے 23 اکتوبر تک ایک ماہ کے اخبارات کی چند سرخیاں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں، جو ہمارے ایک دردمند دل رکھنے والے ساتھی نے محنت کر کے اکٹھی کی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔

25 ستمبر 2017ء کی ایک سرخی کچھ یوں ہے:

"بہاولنگر: 17 سالہ لڑکی سے اغوا کے بعد زیادتی، پنچایت نے ونی قرار دے دیا"

27 ستمبر کی ایک سرخی ملاحظہ فرمائیں:

"7 سال میں 77 بچے اغوا، لاہور پولیس ایک بھی بازیاب کرانے میں ناکام"

قصور ہی میں اکتوبر میں ایسا ہی ایک سانحہ ہو گزرا ہے، جسے 4 اکتوبر کے ایک اخبار نے ان لفظوں میں آشکار کیا:

"قصور میں ایک اور بچی اجتماعی زیادتی کا شکار"

7 اکتوبر کو ایک اور دل ہلا دینے والی خبر ان الفاظ میں شائع ہوئی:

"بھاٹی گیٹ 9 سالہ بچی کا زیادتی کے بعد قتل، لاش ہمسائے کی چھت سے ملی"

9 اکتوبر کو ایک اور ستم آشکار ہوا:

"شیخوپورہ: زیادتی کا شکار دوشیزہ انصاف کے لئے دربدر، مقدمہ درج نہ ہو سکا"

9 اکتوبر ہی کو بہاولنگر کی ایک دردناک کہانی ان لفظوں میں بیان ہوئی:

"بہاولنگر: محنت کش کی نابالغ بیٹی اغوا، ملزم گرفتار نہ ہو سکے، ورثاء کا احتجاج"

19 اکتوبر کو جلالپور پیروالہ کی ایک یتیم لڑکی کی دردناک کہانی ان الفاظ میں سامنے آئی:

"جلالپور پیروالہ: چیئرمین میونسپل کمیٹی کی یتیم لڑکی سے کئی ماہ تک زیادتی"

21 اکتوبر کو ستم گر حکمرانوں کے قبیلے کے ایک فرد کے ظلم کی داستان اخبارات کے صفحے پر ان لفظوں میں نمودار ہوئی:

"چیئرمین چکوال کے بیٹے نے سٹیج اداکارہ بینا چودھری کو اغوا کر لیا، اجتماعی زیادتی"

22 اکتوبر کے اخبارات نے درد کی ایک اور داستان ان لفظوں میں بیان کی:

"پھالیہ: 5 اوباشوں کی طالبہ کو اغوا کر کے کئی روز تک زیادتی"

23 اکتوبر کو غم میں گھرا ہوا سورج طلوع ہوا تو اخبارات پر طرح طرح کے ظلم کی داستانیں رقم تھیں، قصور کی داستان کچھ یوں تھی:

"قصور: تھانیدار کے بیٹے کی اغوا کے بعد بچی سے زیادتی کی کوشش"

ہتوئی کی خبر کچھ یوں تھی:

"سود خور جاگیردار اراضی پر قابض، نابالغ لڑکی پر برہنہ کر کے تشدد"

بوریوالا کا ایک ستم کچھ یوں بیان کیا گیا تھا:

"بوریوالا: فیکٹری مالک کے بیٹوں کا مزدور پر برہنہ کر کے تشدد، مزدوروں کا احتجاج"

کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں
ہزاروں ہی شکوے ہیں، کیا کیا بتاؤں

قصور ہی کی رنج آور داستانیں اتنی ہیں کہ آدمی کو عمر بھر رلانے کے لئے کافی ہیں۔ لہٰذا واقعہ ایک نہیں ہے اور بگاڑ بھی اتفاقی نہیں ہے۔ پورا معاشرہ ہی بگاڑ کا شکار ہے، حکومت کا پورا ڈھانچہ ہی کھوکھلا ہو چکا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ کی لاٹھی کسی وقت بھی برسنے لگے گی۔ اس سے پہلے کہ ایسا ہو جائے، آیئے سب اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں، سب جانتے ہیں کہ میڈیا معاشرے کی اصلاح کے لئے اپنا کتنا حصہ ڈال رہا ہے اور معاشرے کے بگاڑ میں اس کی خدمات کس درجے کی ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ قانون کس کے حق میں کس بھا بکتا ہے اور کون فریاد کناں اور ماتم کناں قانون کے محافظوں کی جھڑکیاں، لاٹھیاں اور گولیاں سہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ عدالتوں میں فائلیں کن پہیوں کی مدد سے حرکت کرتی ہیں، سب جانتے ہیں کہ حکومتوں میں آنے والے کس زور اور قوت سے برسراقتدار آتے ہیں اور عوام کے نام پر لئے ہوئے اقتدار کو وہ کیسے استعمال کرتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ جن کے ذمے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ عائد ہوتا ہے، معروف و منکر کے حوالے سے ان کی شناخت اور ترجیح کیا ہے۔

درد گہرا بھی ہے، تہ دار بھی ہے، بے حد بھی!

(بشکریہ اسلام ٹائمز)

غالب گورو اور انشاء کی شانداز کامیابی ...

سرینگر/پارلیمنٹ حملے کے الزام میں سولی چڑھائے گئے کشمیری علیحدگی پسند افضل گورو کے اکلوتے بیٹے غالب افضل نے دسویں جماعت میں 95فیصد نمبرات حاصل کرنے کی کامیابی کو دہراتے ہوئے بارہویں کا امتحان بھی امتیازی نمبرات کے ساتھ پاس کیا ہے۔ غالب کے امتحانی نتیجہ کو لیکر سماجی رابطے کی ویب سائٹوں پر چرچا ہے اور کشمیری عوام انہیں مبارکباد دے رہے ہیں۔

جموں کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن نے جمعرات کو بارہویں جماعت کے امتحانی نتائج ظاہر کئے جنکے مطابق مجموعی طور مجموعی طور61.44 فی صد امیدوار کامیاب قرار پائے ہیں۔ بورڈ کے ایک افسر نے بتایا کہ جب کے55163 امیدواروں نے امتحان دیا تھا جن میں سے33893 کامیاب ٹھہرے جبکہ 4040 کو دوبارہ امتحان میں بیٹھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ لڑکوں میں سے 58.92 فی صد نے کامیابی پائی ہے جبکہ لڑکیوں میں سے64.31 فی صد کو کامیاب قرار دیا گیا ہے۔ مجموعی طور61.44 فی صد امیدوار کامیاب قرار پائے ہیں۔

پارلیمنٹ حملے کے الزام میں سولی چڑھائے گئے افضل گورو کے اکلوتے بیٹے غالب افضل نے رول نمبر3146262 کے تحت امتحان دیا تھا اور انہوں نے 500میں سے441 نمبرات حاصل کرکے "ڈسٹنکشن" کے ساتھ امتحان پاس کیا ہے۔ غالب نے ماحولیاتی سائنس کے مضمون میں سب سے زیادہ94، کیمسٹری میں89 فزیکس میں87، بائیولاجی میں85 اور انگریزی میں 86 نمبرات حاصل کئے ہیں۔

"غالب نے افضل گورو کو441 وولٹ کا کرنٹ دیا ہے.....ہائے افضل گورو"۔

انکے والد افضل گورو کے دلی کی تہاڑ جیل میں سولی چڑھائے جانے کے اگلے سال غالب نے دسویں کا امتحان95فیصد نمبرات کے ساتھ پاس کیا تھا جس پر بانی ڈی اوکار افضل گورو نے "شکوک" کا اظہار کرکے انٹرنیٹ پر ہزاروں لوگوں کے سامنے خود کو ایک کھلونے کی طرح کھیلنے کے لئے ڈالا تھا۔ گورو نے اس بات کی تحقیقات کرنے کیلئے کہا تھا کہ افضل گورو کے بیٹے نے اتنے زیادہ نمبرات کیسے اور کیونکر حاصل کئے ہیں۔ اس مضحکہ خیز تبصرے کیلئے گورو کو مہینوں تک سماجی رابطے کی ویب سائٹوں پر کھری کھری سنائی جاتی رہی۔ چنانچہ اس واقعہ کی یاد تازہ کراتے ہوئے ابھی بھی کئی لوگوں نے گورو کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ انہیں ایکبار پھر غالب کے نمبرات کی تحقیقات کا مطالبہ کرانا چاہئے۔ غالب کو مستقل کامیابیوں کیلئے مبارکباد دیتے ہوئے ایک شخص نے فیس بک پر لکھا ہے "غالب نے افضل گورو کو 441 وولٹ کا کرنٹ دیا ہے.....ہائے افضل گورو"۔ غالب کیلئے فیس بک کے کشمیری پیج تہنیتی پیغامات سے بھرے ہیں اور لوگ انکے لئے نیک خواہشات کا اظہار کررہے ہیں۔ غالب نے دسویں کے امتحان میں شاندار کامیابی کے بعد ہی کہا تھا کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں جسکے بعد انہوں نے سائنس کے مضامین کا انتخاب کیا تھا۔

مہینوں مختلف ہسپتالوں کی خاک چھاننے کے بعد انشاء نے گذشتہ سال فروری کو گھر لوٹنے پر پڑھائی بحال کرنے کا فیصلہ لیا تھا اور پھر حکام نے امتحان میں انہیں اپنے سے ایک درجہ کم ایک طالب علم کی مدد لینے کی اجازت دی تھی جنہوں نے انشاء سے املا لیکر انکے لئے پرچے لکھے تھے۔

اس سے ایک دن قبل بورڈ نے دسویں جماعت کا امتحانی نتیجہ ظاہر کیا تھا جسکی خاص بات یہ رہی کہ 2016 کی ایجی ٹیشن کے دوران سرکاری فورسز کے ہاتھوں اپنی دونوں آنکھیں کھو چکی انشاء مشتاق نے اچھے نمبرات کے ساتھ امتحان پاس کرلیا۔ جنوبی کشمیر کے شوپیاں ضلع کی انشاء تب اپنے گھر کی کھڑکی سے جھانک رہی تھیں کہ جب سرکاری فورسز نے ان پر پیلٹ گن سے سینکڑوں چھرے مارے اور وہ دونوں آنکھوں سے محروم ہو گئیں۔ مہینوں مختلف ہسپتالوں کی خاک چھاننے کے بعد انشاء نے گذشتہ سال فروری کو گھر لوٹنے پر پڑھائی بحال کرنے کا فیصلہ لیا تھا اور پھر حکام نے امتحان میں انہیں اپنے سے ایک درجہ کم ایک طالب علم کی مدد لینے کی اجازت دی تھی جنہوں نے انشاء سے املا لیکر انکے لئے پرچے لکھے تھے۔ انشاء کو500میں سے448 نمبرات حاصل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ برہان وانی کے برادر نے بھی12 جماعت میں اچھے نمبرات حاصل کئے۔

معصوم زینب!ظلم کے ہر ٹھکانے کو مٹانے کی گھڑی آئی

میں یہ سب کس کے نام لکھوں جو یہ الم گزر رہے ہیں — سارے لوگ جو بے غیرت ہے انسانیت بھی مر گئی ہے

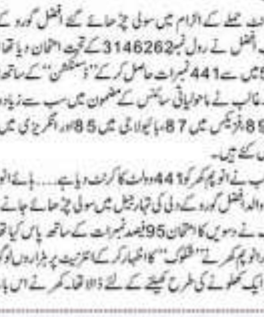

میر عترت حیدری

میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ہم صدیوں سے انسانیت کو شرمسار کر دینے والے واقعات پر مذمت کرتے آرہے ہیں لیکن افسوس کہ ہم ہر بار قصورواروں اور درندوں کو انجام تک پہنچانے میں ناکام ہی رہتے ہیں۔ قصور کی بے قصور زینب جو گھر سے قرآن پاک سیکھنے کے لئے نکلی تھی۔ قیامت کے دن ہم سے ضرور سوال کرے گی کہ وہ کس گناہ کے باعث ماردی گئی۔ قصور میں اس سے پہلے بھی14 بچیاں ماردی گئی اور مجرموں کو پکڑ کر عدالت میں پیش کرنے کے باوجود بھی کوئی سزا مقرر نہیں ہوئی۔ بااثر مجرموں کو اگر پولیس پکڑتی بھی ہے تو وہ پولیس کو ڈرا دھمکا کر کیس واپس لینے پر مجبور کر دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایسے سانحات ماضی میں بھی ہوتے آئے ہیں اور اس بے غیرت معاشرے میں اس قسم کے واقعات اور ہو جائینگے اس میں بھی شک کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ کیوں کہ جس معاشرے میں بھی انصاف کا دامن لٹیروں اور درندوں کے ہاتھوں میں دیا جائے گا وہاں اس قسم کے بے شرم واقعات ہونا لازم ہیں۔ حکمران اپنے معاملات میں مست ہیں وہ مجرموں کا تعاقب کرنے کے بجائے ان جرائم پیشہ عناصر کو مبینہ طور پر سرپرستی اپنے ووٹرز تحفظ فراہم کرنے میں لگے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ زینب جیسی لاکھوں بچیوں کے ظالمان اب بھی آزاد ہیں اور جو قید ہیں وہ کسی بھی وقت کمزور مقدمات کی وجہ سے آزاد ہو جائیں گے۔

قصور میں سات سالہ معصوم زینب زیادتی کے بعد قتل کر دی گئی ہے در حقیقت یہ صرف زینب کا قتل نہیں بلکہ پوری انسانیت کا ہے۔ یہ شرم و حیا کا قتل ہے، عقل و شعور کا قتل ہے، عدل و انصاف کا قتل ہے جو مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر رہا ہے کہ آخر سات سالہ معصوم کلی کے ظلم کے خلاف ہم دیوار بن کر کھڑے کیوں نہیں ہو سکتے۔ اگر عدالتیں مجرموں کو پکڑ کر سزا نہیں دے سکتی تو کیا ہم بھی بے غیرت سماج میں رہ کر خاموشی اختیار کر کے بے غیرت بن سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں! ہم معاشرے کے ہر بگاڑ کو انسانیت کے دائرے میں رہ کر اتحاد کے ذریعے ختم کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ماضی کی طرح اس واقعے پر بھی صرف مذمت ہی کرتے رہے تو پھر وہ دن دور نہیں کہ جب ہم اس معصوم بچی کو بھی بھول جائینگے اور پھر ہم بھی بے غیرت ہو کر حکمرانوں کے کسی سیاسی جلسے میں ناچ گانے کرتے ہوئے نظر آئینگے۔ کیوں کہ جس قوم میں ظالم کے خلاف آواز بلند کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی وہ قوم ڈوب جاتی ہیں اور پھر اللہ بھی قیامت تک اس قوم کی حالت نہیں بدل دیتے۔ بے غیرت انتظامیہ اس حد تک گر چکی ہیں کہ CCTV فوٹیج ملنے کے باوجود بھی وہ قاتل کو تلاش نہ کر سکی۔ زینب جو CCTV فوٹیج میں سڑک پر ایک مرد کی انگلی پکڑ کر جا رہی تھی اسے کیا معلوم تھا کہ یہ انسان نہیں، بلکہ ایک درندہ ہے۔ اسے کہا معلوم تھا کہ وہ اس ننھے سے پھول کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے بعد کچرے کے ڈھیر میں پھینک دے گا۔ زینب کے گھر والوں پر گزرنے والی قیامت کا اندازہ ہر وہ شخص لگا سکتا ہے جس کے سینے میں دل دھڑکتا ہے اور جو درد کو محسوس کرتا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات کسی بھی حال میں فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ سماجی رویوں میں ابتری اور بچوں کے علاوہ تمام کمزور طبقات کے تحفظ سے لاپرواہی تیزی سے بڑھتا ہوا مسئلہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ معاشرے میں درندہ صفت لوگوں کی نگرانی اور جرم سے پہلے ہی ان کی گرفت کا اہتمام ہو سکے۔ زینب کے ساتھ زیادتی ایک واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ وسیع تر بگاڑ کی ایک تصویر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے واقعات کو انصاف دلوانے کے لئے وسیع تر اصلاح کے عظیم تر منصوبے پر کام شروع کیا جائے۔ زینب تو زیادتی کے بعد سفر آخرت پر روانہ ہو گئی مگر اس کی چیخیں حکمرانوں کے ساتھ ساتھ بے غیرت قوم کو بھی مرنے کے دم تک تعاقب کرے گی۔ اگر ہم عوام مفاد پرست سیاستدانوں کے ذاتی مفادات کے معاملات میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کرے تو زینب جیسے واقعات پر کسی طرح روک لگ سکتی ہیں اور اگر ہم اپنی اپنی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کر گئے تو ہم آئندہ بھی صرف یہی سوال پوچھتے رہینگے کہ آخر زینب کا قصور کیا تھا پھر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنی اپنی ذمہ داریوں سے علاحدگی اختیار کر کے خاموشی اختیار کر لی تو معاشرے میں درندہ صفت لوگ پنپتے رہے گے اور پورا معاشرہ ظلم کی اس آگ میں خود کو بھسم کرتا ہوا محسوس کرنے لگے گا۔ والسلام!

توجہ طلب: میر عترت حیدری باغوان پورہ لال بازار سری نگر

Did ever Iran invade or attack any country in History.

Iranians want to live in peace and this is what they have always called for. But, let's judge fairly and equitably. How many enemies does Iran have, and what's the reason behind these blind enmities? Isn't it that Iran is becoming a peace-loving, peace-making superpower that's challenging and rattling the bases of the Western powers' supremacy and domination in the Persian Gulf and Middle East?

KIFAYAT HUSSAINEE

The story of the world power's treatment with Iran in the contemporary era is a sad and heartbreaking one. The colonial powers have been all the time after imposing disgraceful covenants and agreements on Iran to separate parts of the country's soil and annex to that of theirs, attacking the country and killing its innocent citizens or depriving its people from their intrinsic rights and privileges.

Over the course past 100 years, Iran hasn't invaded nor attacked any country. In such a turbulent and chaotic region as the Middle East, Iran has constantly been at the center of peacekeeping and peacemaking efforts and has regularly contributed to any genuine and legitimate peace initiative which the other countries in the region or other parts of the world have taken up.

Although it was attacked by the Ba'athist regime of the former Iraqi dictator Saddam Hussein who was unreservedly supported and financed by tens of European countries and the United States in 1980s, Iran has never resorted to violent and aggressive options to defend its territory and security. The Iranians who remember the unforgettable days of the 8-year "Holy Defense" know well that how pure and uncontaminated the defense of the young Iranians against the Saddam's regime was. Saddam had used all kinds of illegal and forbidden war tactics against the defenseless nation of Iran, including illicit chemical weapons provided to him by the U.S., UK and other Western states which cost the lives of more than 100,000 Iranians, but in response, Iranians never turned to such inhumane, appalling and unconventional alternatives.

Robin Wright once revealed in his 2008 book "Dreams and Shadows: the Future of the Middle East" that the CIA estimated in 1991 that Iran had suffered more than 50,000 casualties from Iraq's use of several chemical weapons, while today, the actual number of victims is estimated to more than 100,000, since the long term effects still cause casualties to this day.

It's said that after the United States, the UK, Soviet Union, France and Italy were the most prominent procurers of weaponry, military training and financial assistance to Saddam Hussein in the years leading up to the Iran-Iraq war and during the years of war itself. In the same tough and intolerable years, there was nobody to assist Iran and they were simply the empty-handed Iranian youths who rushed up to the frontlines to defend the invaded soil of their country.

However, that war is ended now, and what remains in the memory of Iranians is the brutality of Saddam who massacred tens of thousands of innocent citizens with the complicity and connivance of the West.

Now, the United States and its client state, Israel, persistently accuse Iran of sponsoring terrorism, deliberately overlooking the fact that Iran has been continually at the forefront of fighting and countering terrorism and at the same time, a silent victim of the West's state-sponsored terrorism.

The bloodthirsty terrorist gang, MKO, which has enjoyed the backing and patronage of the United States and its European cronies since the victory of Iran's Islamic Revolution in 1979 is now seeking international support for finding a permanent residence after being sent away from the Camp Ashraf in Iraqi province of Diyala. The group is responsible for the lives of hundreds of Iranian citizens and tens of governmental officials and has proclaimed as its primary goal a regime change in Tehran with the support of Tel Aviv and Washington. The Western officials, for their part, have not hesitated to express support for the terrorist cult and in an effort which was an all-out declaration of war against Iran the European Union removed the name of MKO from its list of terrorist organizations in January 2009. Now, the U.S. officials are petitioning to persuade their government to do the same and give more room to MKO to carry out its anti-Iranian plans without being prosecuted as a terrorist organization.

And today, after the terrible years of war with Iraq and experiencing different plots and plans of the Westerners who seek to destabilize Iran at the expense of the life and security of Iranian nation, Tehran has come under escalating pressure over its nuclear program, being targeted with innumerable economic sanctions and war threats for simply trying to nationalize nuclear energy to be used for civilian purposes.

The United States and her allies, prompted by Israel are pressuring Tehran to give up its nuclear program or be penalized and even face graver consequences such as a military strike. And ironically, all of those who call on Iran to surrender its nuclear rights are owners of nuclear weapons who have used their atomic warheads on other nations or otherwise have threatened them that they'll be doing so.

So, what's the crime of Iranian nation who should be subject to all kinds of harassment and discrimination by the world powers and their allies? The answer is quite simple, while at the same time, thoroughly complicated and problematical.

Iran is a country whose history has been interwoven with peaceful coexistence with the other nations. Up to this day that you're reading these lines, Iranians haven't ever been considered a colonial power while in some junctures of the history they possessed the capabilities of becoming a colonial power. No country in the contemporary age can claim or testify that Iranians have plotted to undermine their security and stability. Iran hasn't ever threatened any country with military expeditions to expand its ideology. The revolution of Iranians in 1979 was that of a kind of culture and religion. Iranians have always longed for living in peace and tranquility. It's Iran's independence and its non-alignment with the world's superpowers that troubles them.

Today's controversy over Iran's nuclear program is an artificial and superfluous conflict on a dossier all aspects of which are clear and unambiguous. Iranians want to indigenize and nationalize nuclear technology, as they're doing the same in other scientific fields such as astronomy and space, nano-technology, biotechnology, etc. That's why the United States, Britain and Israel have mobilized all of their forces, including terrorist gangs such as MKO, to deliver a blow to Iran and bring the nation to its knees by derailing its economy, science, culture and history.

Iranians want to live in peace and this is what they have always called for. But, let's judge fairly and equitably. How many enemies does Iran have, and what's the reason behind these blind enmities? Isn't it that Iran is becoming a peace-loving, peace-making superpower that's challenging and rattling the bases of the Western powers' supremacy and domination in the Persian Gulf and Middle East? Isn't it that a nation with such a rich culture, civilization and history as that of Iran, threatens the pedestals and pillars of Western hegemony in the region and in the world?

Why? Hijab Is Important In Islam For Women Folk

The woman who wears Hijab and a woman who does not wears Hijab is like the two sweets one is packed and the other is opened, flies hovers around the sweet that is open rather than the sweet that is packed. The woman who wears Hijab attracts less attention of lustful eyes than the woman walking open.

ANAYAT ALI GAZI

Hijab or Veil, takes the Centre stage whenever there is battle between truth and falsehood. It has always been a sensitive issue, but it recently received a great deal of attention due to legislation and proposed legislation in several European Countries e.g France, Germany, that can it's use in government institutions as well as educational institutions for who wear -Hijab-out of religious conviction the truth is obvious and indisputable. It is important to understand several points related to Hijab and modesty. The first point is that modesty had been the norm in history, if one were to peruse historical books of various times and ages, one would find modest covering of women in almost every society. The other point is that modesty is a component in several world religions, particularly in Judaism, Christianity, and Islam, it may come as surprise to many that it was not Islam that invented modesty or Hijab. This existed in the laws of religions revealed before Islam but with the final message given to Prophet Mohammed (Peace be upon him) the order for Hijab was confirmed and finalized.

Hijab represents a women's submission to her creator and her connection with the faith while referring to it, Allah Almighty says: that is more suitable that they will be known..... But, while Hijab is a symbol, in reality it is much more than that. The following purposes and functions of Hijab will clarify this point. Hijab is a test for the Muslim Woman. It is clear from the Holy Quran and the Hadiths that Hijab is a religious obligation, which a woman has to undertake. There is no scholarly difference on this point and the Muslim Ummah has applied it for over 14 centuries. When a Muslim woman wears Hijab she is obeying and submitting to Allah. The following verses of the Holy Qur'an refer to the obligatory nature of Hijab: "And tell the believing women to reduce(some) of their vision and guard their private parts and not expose their adornment except that which (necessarily (appears therefore and to wrap (a portion of) their head covers over their chest and not expose their adornment except to their husband, their fathers, their sons, their brothers, their sisters, their women's, that which their right hands possess, or those male attendants having no physical desire, or children who are not yet aware of the private aspects of women. And let them not stamp their feet to make known what they conceal of their adornment. And turn to Allah in repentance, all of you, O believers, that you might succeed (Quran: 24:31) Also Allah says: 'O Prophet' tell your wives and your daughters and the women of the believers to bring down over themselves(part) of their other garments. That is more suitable that they will be known and not be abused. And ever is Allah forgiving and merciful (Quran: 33: 59)

A woman who wears Hijab liberates herself from the vain and selfish desire to show off her beauty and to compete with other women around her. With the Hijab, a woman, doesn't have to live up to society's expectations of what is desirable, and she no longer has to use her beauty to obtain recognition or acceptance from those around in the chapter of Al-Ahzaab mentioned above, Allah Almighty says what means " that is more suitable that they will be known and not be abused" thus, one of the functions of Hijab is to protect women from abuse and harm . This particularly includes various forms of sexual abuse and harassment, which are prevalent in societies in which few women cover. Men often get mixed signals and believe that women want their advances by the way they reveal their bodies the Hijab on the contrary, sends a signal to men that the wearer is a modest and chaste women who should be not annoyed.

The word Hijab is taken from the Arabic word " Hajaba" which means to hide or to conceal. In the present society, wearing Hijab refers to the covering of Muslim Women or the Muslim Women dress or veil. Today we see many non-Muslim and Muslim Women asking about "why do Muslim Women wear Hijab?" The answer to this is that Muslim Women are ordered by Allah to cover their head and wear Hijab and veils. Covering the beauty for a women is for her honor and protection rather than suppression. Importance of Hijab and virtues of Hijab can be judged by Quranic verses. Hijab or the covering of Muslim Women is mentioned in Quran clearly. In short I mention here again what Allah says in the Quran about Hijab.

1. Hijab is for modest and respectable women.
2.Hijab is purity.
3.Hijab is honorable.
4.Hijab is righteousness.
5.Hijab is for successful women and believing women.

Some women have took it very lightly, as they considered it cultural dress and forget that it belongs to Islam. I suggest, advise them that follow and walk on footsteps of Fatimah Zehra (s.a), what kind of life she spend. Lady Fatimah Zehra (s.a) the daughter of Prophet Mohammed (Peace be upon him) , was a beacon of light and a source of guidance for the women of her time . Fatimah Zehra (s.a) gave a good example to Muslim women That the women should be like a sun not just like a moon. And please dear sisters don't follow or fall prey of western culture. As you know western countries are big enemies of Islam. I write here some words of Alama Iqbal (R.A) when he went to abroad for his studies, what he observed or noticed in Western Countries, when he saw naked women of west without covering their heads or body properly, their hair was perplexed etc. On that occasion he gave message to Muslim Women in his poetic lines. He wrote some poetry lines to sent message to Muslim Women or Ummah, and express his feelings of his heart like this......

OBSERVE.

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش و فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف
اگر پندی زدرویشی پزیری
ہزار امت بمیرد تو نمیری
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

BENIFITS OF HIJAB.

Hijab has social and scientific benefits........ First of all we will see the social benefits of wearing Hijab.

1.The woman who wears Hijab and a woman who does not wears Hijab is like the two sweets one is packed and the other is opened, flies hovers around the sweet that is open rather than the sweet that is packed. The woman who wears Hijab attracts less attention of lustful eyes than the woman walking open.

2.these women are looked upon with respect in the society. People will not treat her like a product for fulfilling their evil desires. She will be safe and comfortable when she steps out of her house.

3.Hair is the thing that attracts most men, covering your hair means you are losing the chance to attract men, and we all know attraction to physical beauty is not love but attraction to the character is the true love .

Now let's have a look over the scientific benefits too:

1. Wearing of Hijab protects the heat from the body being lost. Result of medical tests show that 40-60% heat is lost through head so wearing a head coverings in cold months is very important for health perspective.

2. Protecting of head is even more important in warm weather. V.G.Rocine, a prominent brain research specialist, has found that Brain phosphorus melts at 108 degree, a temperature that can be easily reached if one stays under the hot sun for any length of time without a head coverings. When this happens irreversible brain damage, memory loss , and loss of some brain functions can result.

3. A head covering is very important for hygienic purpose too. Even workers in a number of professions wear a head covering -Nurses, fast food workers, factory workers, doctors, health care providers and many more.

4.Hijab protects the hair from dust and direct exposure to sunlight that may damage the hair.

I HOPE I HAVE MADE MANY THINGS CLEAR TO THOSE WHO ALWAYS HAD QUESTIONS IN THEIR MIND REGARDING HIJAB.

Author Is Teacher At Middle School Deji Malik Gund Zone Beerwah District Budgam Kashmir: and can be reached at gazianayat21139@gmail.com

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.
Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS
JK Bank Budgam Kashmir,
M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:03 | Pages:08 | 15th January 2017 to 21st January 2018 | Rs.5/-

Israeli PM Netanyahu in India to deepen links,

Disappointed over India`s stand on Palestine in UN

New Delhi:Israeli Prime Minister Benjamin Netanyahu Monday inspected a ceremonial guard of honor at India's presidential palace and laid a floral wreath at the memorial of India's independence leader Mohandas Gandhi during his first visit to the country.Netanyahu is scheduled to meet with Indian Prime Minister Narendra Modi later Monday to discuss defense, trade and energy ties."This is the dawn of a new era in the great friendship between India and Israel," Netanyahu told reporters at the presidential palace.He described the visit as "deeply moving for my wife and me and for the entire people of Israel."The visit marks 25 years since India and Israel established diplomatic relations. Last year Modi visited Israel, becoming the first Indian prime minister to do so.

During the Cold War, India didn't have open relations with Israel, leaning heavily in favor of the Palestinians. But over the last 25 years, ties between the two countries have warmed.

Netanyahu arrived in New Delhi on Sunday and was met on the tarmac by Modi, who engulfed the Israeli leader in his trademark bear hug.But the visit also comes weeks after India's vote in favor of a U.N. resolution denouncing President Donald Trump's recognition of Jerusalem as Israel's capital.Netanyahu told India Today magazine in an interview over the weekend that while Israel was disappointed by India's vote, the relationship between Tel Aviv and New Delhi remained strong."Yes, naturally we were disappointed, but this visit is a testimony that our relationship is moving on so many fronts forward,"Netanyahu said.During Netanyahu's six-day visit Israel and India are expected to sign agreements on cybersecurity, energy and space cooperation, according to India's External Affairs Ministry.

A large Israeli business contingent is travelling with Netanyahu and on Monday evening Netanyahu will attend the India-Israel CEO Forum Meeting.Netanyahu's schedule includes a visit to Agra, to visit the Taj Mahal, and to Gujarat, prime minister Modi's home state. He will also visit India's business capital Mumbai where apart from meeting business leaders he is also slated to meet with the leaders of India's tiny Jewish community.

Unemployment row! Anantnag comes first in highest number.

*Sameer Kashmiri:Anantnag:*As the Anantnag district comes number one in terms of the highest number of jobless youth in valley on the other hand thousands of jobless youth registered recently on few government advertised teacher posts in District Anantnag.Sources told to that the telecom centers in District Anantnag were seen crowded by jobless youth who are registering themselves in recently advertised teachers posts in district Anantnag.Out of 320 include 192 General teachers, 96 science/Math and 32 Urdu posts thousands of unemployed youth registered for these teacher's posts in Anantnag district .The government is playing with our degrees as they only advertised 320 posts for district Anantnag, said Aamir Rasool a PG student.As per the government figures, there are 88 thousand educated youth in the state without jobs. However, as per the figures, South Kashmir's Anantnag district has highest number of jobless youth in entire Kashmir Valley. Out of 42219 unemployed youth, 6586 from Anantnag.he JKSSB has recently advertised teachers post in valley however District Anantnag got only 320 posts.While talking to the Kashmir news bureau a telecom center said that I have no idea about how many students applied for these teachers' posts in my center. We are busy from last two weeks only submitting of forms for these posts; however girls applied for these posts more than boys. He added.Meanwhile Kashmir news Bureau received several calls from the Rehbar-e-Khel aspirants also (KNB)

Those we love don't go away,
They walk beside us every day.
Unseen, unheard, but always near,
Still loved, still missed and very dear.

ZIA UD DIN BAZAZ
S/o Late Mohammad Maqbool Bazaz R/o Batamaloo (Fiurdousabad Lane No 13)
left for the heavenly abode on Monday 8th January 2018 after a brief illness.

إنَّا لِلّٰهِ وَ إنَّا إلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

The mourning shall be observed for three days only (upto Wednesday, 10th January 2018)

Bereaved
Sajjad Ahmad Bazaz (Son)
Shuja Ahmad Bazaz (Son)
Mushtaq Ahmad Reshi (Son-in-law)

"From dankness to light"

IDHRA LIBRARY IMAM ZAMAAN (A. S.) LABERTAL BUDGAM KASHMIR

"To be carried out in accordance with the Islamic Shariah

Objectives:(1)Help people (especially youths of our community) to carry out Islamic activities in pursuance of Islam as a complete way of life. (2)Provide funeral, burial and cemetery facilities to Muslims.(3)Propagate and promote Islam and to publish Islamic books, literature and to maintain a library for these purposes.(4)Carry out religious and charitable acts including helping the needy families.(5)Strengthen fraternal bonds and brotherly relations among Muslims.(6)Initiates and devise effective programs and projects for the promotion of Islamic da'awa and dissemination of Islamic knowledge both among Muslims and non-Muslims.

"Your cooperation and judgement is our pleasure". We proudly and loudly invite all the youths to taste this excellent opportunity and get all types of Islamic books (specially Faqa jaffri) to read free without any cost. For registration details your may visit us at Idhraimamzamanlibrary@gmail.com
Or Feel free to call at 7298203436/ 8825099960